

س ۱۔ قرارداد مقاصد پرنوٹ لکھیں۔

جواب: میں منظر:

لہو برسا، بہے آنسو، لئے رہرو، کئے رشتے
ابھی تک ہاکمل ہے مگر تمہری آزادی

قیام پاکستان کے فوراً بعد دستور کی تکمیل سب سے اہم مسئلہ تھا۔ قائد اعظم نے فوری طور پر آل اٹھیا ایک ۱۹۳۵ء کو چند ضروری تراجمیں کے ساتھ عارضی آئین کے طور پر نافذ کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کے لیے مستقل دستور بنانے کی کوششوں کا آغاز ہوا۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی "قرارداد مقاصد" تھی۔

قرارداد مقاصد:

پہلی دستور ساز اسمبلی کا اہم فریضہ پاکستان کے لیے اسلامی اصولوں پر بنی آئین تیار کرنا تھا۔ اس چمن میں نواب زادہ لیاقت علی خاں نے پہلا ثابت قدم انھیا آپ نے 7 مارچ 1949ء کو اسمبلی میں ملک کے آئندہ دستور کے بنیادی اصولوں پر بنی آئیں ایک قرارداد پیش کی جسے اراکین اسمبلی نے بحث و تجویض کے بعد 12 مارچ 1949ء کو منظور کر لیا۔ یہ قرارداد، "قرارداد مقاصد" کے نام سے موسم ہوئی۔

قرارداد مقاصد کے اہم نکات

قرارداد مقاصد کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

-1 **اللہ تعالیٰ کی حاکیت:**

قرارداد مقاصد میں اللہ تعالیٰ کی حاکیت کو تسلیم کیا گیا جس کا مطلب ہے کہ پوری کائنات کی حاکیت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اس حاکیت میں اس کا کوئی شریک نہیں، حکمران کو جو اختیارات عطا کئے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدس امانت ہیں اور وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے مطابق استعمال کریں گے۔

-2 **اسلامی اقدار کا تحفظ:**

قرارداد مقاصد میں اس بات کا اظہار کیا گیا کہ ملکت خداداد پاکستان میں جمہوریت، آزادی، مساوات، روزداری اور سماجی انصاف کے اصولوں پر عمل کیا جائے گا۔

-3 **قرآن و سنت کی پیروی:**

مسلمانوں کو اس قابل بنا یا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق بر کر سکیں۔

-4 **جوابده حکومت:**

قرارداد مقاصد میں واضح کیا گیا کہ پاکستان میں عوای حکومت قائم کی جائے گی اور حکومت عوام کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

5- اقلیتوں کا تحفظ:

اقلیتوں کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت ہوگی۔ انہیں اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ ہر قوم کے نہایت عقائد کا احترام کیا جائے گا۔ اقلیتوں کو اپنی ثقافت اور تدن کو فروغ دینے کا بھی حق حاصل ہوگا۔

6- بنیادی حقوق کی ضمانت:

قرارداد مقاصد میں بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی۔ یعنی پاکستان کے شہریوں کو مساوات، ملکیت، انتہا رائے، عقیدہ، عبادت، مذہب اور انجمن سازی کے حقوق حاصل ہوں گے۔ مزید برآں انھیں سیاسی، سماجی اور معاشی انصاف بھی مہیا کیا جائے گا۔

7- وفاقی طرز حکومت:

قرارداد مقاصد میں بیان کردیا گیا کہ پاکستان میں وفاقی نظام حکومت رائج کیا جائے گا۔ جس میں صوبوں کو مناسب حدود کے اندر رہنے والے خود مختاری حاصل ہوگی۔

8- عدالیہ کی آزادی:

قرارداد مقاصد میں عدالیہ کی آزادی پر زور دیا گیا۔ انتظامیہ اور دیگر شعبوں کو عدالیہ کے معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی۔ بھروسے طف لیا جائے گا کہ وہ ہر طرح کے دھاؤ سے بے نیاز ہو کر فیصلہ دیں تاکہ عوام کو صحیح انصاف میسر آسکے۔

9- پسمندہ علاقوں کی ترقی و خوشحالی:

قرارداد میں پسمندہ علاقوں کی ترقی و خوشحالی کے لیے مناسب اقدامات کرنے کے اصول کو تسلیم کر لیا گیا اور یہ طے پایا کہ جو علاقتہ نامساعد حالات کی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں پچھے رہ گئے ہیں انہیں ترقی یافتہ علاقوں کی سلسلہ پر لایا جائے گا۔

10- دفاع پاکستان:

پاکستان کے تمام علاقوں کی حفاظت کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔ اس سلسلے میں بڑی، بھری اور ہوائی حدود کے دفاع کا انتظام حکومت کو کرنا ہو گا تاکہ ملک کو غیر ملکی استبداد اور سلطاط سے محفوظ رکھا جاسکے۔

11- جمہوری طرز حکومت کا نفاذ:

قرارداد مقاصد کی رو سے ملک میں جمہوری نظام قائم کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ عوام اپنی مرضی کے نمائندے منتخب کریں گے اور انھیں منتخب نمائندوں پر تنقید کا پورا حق حاصل ہوگا۔ عوام کو قلم و جبرا اور تشدد سے بچانا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

12- اسلامی معاشرے کا قیام:

قیام پاکستان کا ایک اہم مقصد ملک میں اسلامی معاشرے کا قیام تھا۔ قرارداد مقاصد میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ پاکستان میں ایک اسلامی معاشرہ تکمیل دیا جائے گا جس میں عوام اپنی زندگیوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام، قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ڈھال سکیں۔ اسلامی قدرتوں کو فروغ دینے کے لیے بھی ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔

13- قانون سازی کی بنیاد:

پاکستان میں تمام قوانین قرآن و سنت کی روشنی میں نافذ کیے جائیں گے۔ پاکستان میں قرآن و سنت کی روشنی کے خلاف کوئی بھی قانون نہیں بنایا جاسکے گا۔

14- قومی ترقی:

پاکستان کے عوام کو داخلی ترقی کے موقع فراہم کیے جائیں گے تاکہ وہ خوشحالی کی زندگی برکر سکیں۔ حکومت قومی ترقی کے لیے بھرپور اقدامات کرے گی۔

قرارداد مقاصد کی اہمیت

1- بنیادی دستاویز:

قرارداد مقاصد کو پاکستان کی آئینی تاریخ میں مکنا کارٹا (Magna Carta) یعنی بنیادی دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان میں مستقبل میں ہائے جانے والے تینوں آئینوں 1956ء، 1962ء اور 1973ء میں بنیادی دستاویز کی حیثیت حاصل رہی۔

2- سیکولر ریاست کے امکانات کا خاتمه:

قرارداد پاکستان کی منظوری نے ان ترقی پسند عناصر کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا جو پاکستان کو ایک لا دین ریاست ہانا چاہئے تھے اور آئین سازی کے کام میں مسلسل رکاوٹیں ڈال رہے تھے۔ اس قرارداد نے واضح کر دیا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہو گا اور وہاں اسلامی طور پر یقون کورانؐ کیا جائے گا۔

3- قرآن و سنت کی بالادستی:

قرارداد پاکستان میں اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس لیے یہاں قرآن و سنت پر مبنی قوانین وضع کیے جائیں گے اور کسی کو خدا کی عائد کردہ حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

4- معاشرتی انصاف کی ضمانت:

قرارداد کو اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ، عدالتی کی آزادی اور انصاف و رواداری پر بنی نظام حکومت کے قیام کی ضمانت دی گئی ہے۔

5- اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت:

قرارداد میں غیر مسلموں کو مکمل رہی اور شفافی آزادی اور مسلمانوں کے مساوی حقوق عطا کرنے کی ضمانت دی گئی ہے۔ نیز انہیں مہادت کی آزادی، نہب کی تلبیج اور مہادت گاہوں کی تحریر کے حقوق بھی حاصل ہوں گے۔

6۔ دساتیر پاکستان میں بطور دیباچہ شمولیت:

قرارداد پاکستان تاریخ میں ایک منفرد حیثیت کی حامل دستاویز ہے اسی لیے پاکستان کے ہر دستور کے شروع میں اسے ابتدائی کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

7۔ آئین کا مستقل حصہ:

قرارداد مقاصد کو 1985ء میں صدر جزل ضایا الحق نے 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے آئین کا مستقل حصہ بنادیا۔

حاصل کلام:

قرارداد مقاصد پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس قرارداد میں پاکستان کا نظام حکومت اور نظام معيشت اسلامی بنیادوں پر قائم کرنے کی ضمانت دی گئی۔ قرارداد مقاصد پاکستان میں دستور سازی کے عمل کی جانب پہلا قدم تھا۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں نے قرارداد پیش کرتے وقت اس دن کو پاکستان کی تاریخ کا "اہم ترین دن" قرار دیا۔ اس میں پاکستانی عوام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اسلامی دستور کی ضمانت دی گئی۔

یہ ساری کاوشیں حصیں دین کی اسلام کی خاطر
ہزاروں کاٹنیں حصیں ایک پاکستان کی خاطر
یہ مقصد تھا یہاں اسلام کا فرمان ہو جاری
تمل طور پر اس ملک میں قرآن ہو جاری

س 2۔ 1956ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔

جواب: جلال پادشاہ ہو یا جمہوری تباشی
 جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

پس منظر:

قرارداد مقاصد کی منحوری کے بعد پاکستان میں آئین سازی کے کام کا آغاز ہو گیا۔ 1950ء اور 1952ء میں جموروی کمیٹی کی بالترتیب پہلی اور دوسری رپورٹس مرتب کی گئیں مگر دونوں رپورٹس ناکمل اور پاہی اخلافات کی وجہ سے منحور کر دی گئی۔ سیاستدانوں کی باہمی چیقش، فوج اور ہمروکری کی مداخلت و دیگر وجوہات کی بنا پر بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اکتوبر 1955ء میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں (پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان) کو ملک کر وحدت مغربی پاکستان (One Unit) کی منحوری دے دی۔ اس کے ساتھ ہی دستور ساز اسمبلی نے اپنی تمام ترقیاتی دستور سازی کے کام پر مرکوز کر دی۔ وزیر قانون آئی۔ آئی۔ چند ریگمن نے دستور کا مسودہ 9 جنوری 1956ء کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کر دیا جس نے 29 فروری 1956ء کو اسے منحور کر لیا۔ 2 مارچ کو گورنر جزل سکندر مرزان نے بھی اس کی توئین کر دی۔ بعد ازاں 23 مارچ 1956ء کو اس آئین کو نافذ کر دیا گیا۔ یہ آئین اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم چودھری محمد علی نے اسمبلی سے منحور کروایا۔ یہ آئین پارلیمانی اور جموروی آئین تھا جو 234 دفعات پر مشتمل تھا۔